99870-ضرر کی حالت میں طلاق طلب کرنا

سوال

پہلے خاوند سے علیحدگی کے بعد میرے چچا کے بیٹے نے مجھے کہا کہ میں اس کے ساتھ شادی پر راضی ہوجاؤں جب بھی حالات بنے شادی کرلی جائے، وہ مجھے کہنے لگا میں تمہیں کسی اور کے پاس جانے کی اجازت نہیں دونگا، اس کے علاوہ اور بھی بہت سے باتیں کیں جن میں اس نے اپنی محبت کا اظہار کیا اور اپنی بیوی کے ساتھ مشکلات بھی ظاہر کیں جو اس سے تقریبا تیس برس بڑی ہے.

بارہ برس تک وہ میرا پیچھا کرتا رہا اور مجھے شادی کا کہتا رہا، اور بارہ برس کے بعد رشتہ مانگا اور شادی ہوگئی اتفاق یہ ہوا کہ وہ اللہ کی رضا کے لیے دونوں بیویوں میں عدل و انصاف سے کام لے اور پہلی بیوی کے بارہ میں کوتاہی سے کام نہیں لے گا اور اسے تنگ نہیں کریگا.

میں نے اپنے کچھ حقوق اسے چھوڑ دیے تاکہ وہ ندامت و تنگی محسوس نہ کرے، وہ ہمیشہ مجھے دعائیں دیتا کیونکہ میں اس کا ہر حالت میں ساتھ دیتی تاکہ ایک سے زائد بیویوں والے اشخاص کی طرح مشکلات کا شکار نہ ہو، شادی کے پہلے ماہ ہی میں حاملہ ہوگئی اور شادی کے تین ماہ بعد بغیر کسی سبب کے خاوند نے میرے بستر کو چھوڑ دیا اور میرے پاس گھر بھی نہیں آتا تھا کیونکہ میں اپنے میکے رہتی تھی...

وہ کہنے لگا: اسے میرے چہرہ کو دیکھنے کی استطاعت نہیں، اور میرے بارہ میں وہ کوئی رغبت محسوس نہیں کرتا اور ہمارے گھر آنے سے کترانے لگا کہ کہیں طلاق وغیرہ جیسا معاملہ پیش نہ آجائے اور میں حاملہ بھی تھی....

جب بھی اسے میری یاد آتی تو وہ تنگی محسوس کرتا.. اس نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ کسی عالم دین کے پاس جائیگا جو دم کر علاج کرتا ہے، حتی کہ دو دو مہینے اور تین مہینے تک میں اس کی شکل بھی نہ دیکھ پاتی اور وہ بھی صرف پانچ منٹ کے لیے یا پھر صرف ٹیلی فون پر ہی بات ہوتی.

اس کے باوجود میں نے صبر سے کام لیا اور اسے تنگ نہیں کیا.... تین برس تک یہی معاملہ رہا اور کوئی تبدیلی نہ ہوئی اور مجھے سوائے رسوائی و تذلیل کے کچھ حاصل نہ ہوا میرے دل میں تنگی اور نفرت و انکار پیدا ہوگیا ہے مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں ؟

کیا میں اس سے طلاق طلب کرلوں یا کہ ایسے ہی رہوں ہوسکتا ہے سال گزرنے کے ساتھ تبدیلی پیدا ہوجائے ؟

پسندیدہ جواب

شریعت اسلامیہ نے بغیر کسی حاجت و
ضرورت اور تنگی کے طلاق کا مطالبہ کرنے سے منع فرمایا ہے حدیث میں اس کی بہت سخت
ممانعت پائی جاتی ہے.

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے
ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت نے بھی بغیر کسی ضرورت و
تنگی کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (2226) سنن
ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ
نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

الباس : کا معنی شدت و تنگی اور ایسا
سبب جس کی بنا پر طلاق طلب کی جا سکتی ہو اور علیحدگی پر مجبور ہونا پڑے .

اس لیے بغیر کسی تنگی و ضرورت کے
عورت کا طلاق طلب کرنا حرام ہے ، بلکہ بعض علماء کرام نے ت واسے کبیرہ گناہ میں شمار
کیا ہے جیسا کہ ابن حجر الھیتمی نے "الزواجر" میں بیان کیا ہے .

مندرجہ بالا حدیث سے یہ سمجھ آتی ہے
کہ اگر کوئی تنگی ہو اور عورت کو خاوند کے ساتھ رہنے میں ضرر و نقصان ہو تو وہ طلاق
کا مطالبہ کر سکتی ہے .

اس بنا پر اگر تو معاملہ بالکل وہی
ہے جو آپ بیان کر رہی ہیں کہ خاوند نے آپ کو چھوڑ رکھا ہے اور تین برس ہو گئے آپ کے
حقوق ادا نہیں کر رہا تو آپ کے لیے طلاق طلب کرنے میں کوئی حرج نہیں .

لیکن افضل و بہتر یہی ہے کہ آپ صبر و
تحمل سے کام لیں اور اپنی خاوند کہیں کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے اس کا کوئی حل نکالے
اور اپنا علاج کرائے امید ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی اسے شفا دے اور معاملات صحیح
ہو جائیں .

لیکن اگر آپ دیکھیں کہ معاملات جوں
کے توں ہیں اور کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور آپ کو امید ہو کہ اگر وہ طلاق دے دے تو
آپ کہیں اور شادی کر سکتی ہیں تو اس صورت میں طلاق میں ہی خیر و بھلائی ہے .

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان
ہے :

{اور اگر وہ علیحدہ ہوجائیں تو اللہ
سبحانہ وتعالی دونوں کو اپنی وسعت سے غنی کردیگا، اور اللہ تعالی وسعت والا حکمت
والا ہے}النساء (130).

آپ نے جو بیان کیا ہے کہ جب بھی
خاوند آپ کو یاد کرتا ہے تو آپ سے نفرت کرتا اور تنگی محسوس کرتا ہے، ہوسکتا ہے اس
کا سبب جادو کا اثر ہو، اس لیے اسے شرعی دم اور دعائیں استعمال کرکے علاج کرنا
چاہیے، یا پھر وہ کسی نیک وصالح شخص کے پاس جائے جو شرعی دم کرتا ہو.

مزید آپ سوال نمبر (
11290) اور (
12918) کے جوابات کا مطالعہ ضرور
کریں.

واللہ اعلم .